رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ | اتوار ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۱ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۷ اخاء/اکتوبر ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے ۔ تاہم ضعف باقی ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پیٹ میں تکلیف اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت وجود کو کامل صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا کرے آمین ۔

---

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شریف احمد صاحب باجوہ مقیم نیویارک (امریکہ) ۲۲ ستمبر ۱۹۸۱ء کو دل کا دورہ پڑ جانے سے بیمار ہو گئے ۔ عزیزم ڈاکٹر ماجد علی نے فوری طبی امداد بہم پہنچائی ۔ خدا کے فضل سے اب طبیعت روبہ اصلاح ہے ۔ عزیز موصوف کی جلد کامل شفایابی اور نیکیوں والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(مشتاق احمد باجوہ زیورک سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ)

• میری پھوپھو مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر خانیوال ایک عرصہ سے لعارضہ اعصابی تکلیف بیمار ہیں اور آجکل ان کی حالت تشویشناک ہے ۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے ۔

(سلطان احمد مبشر ابن مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۔ ربوہ)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا ۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

### عمدہ انسان کی خاطر

"اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا ۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے ۔

..... سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو ۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸۶)

---

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

# کوئی شخص خدا کی اطاعت کو نہیں پا سکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جائے

## اس زمانہ میں جو کچھ خدا کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپؐ ہی کی اطاعت کا نتیجہ ہے

**ارشاد باری تعالیٰ** قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (آل عمران ۳۲)

ترجمہ :- تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا ۔ اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا ۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

**حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم** حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "قیامت کب ہوگی؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟" بدوی نے جواب دیا "صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبت ہے"

**ملفوظات سیدنا حضرت اقدس** "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپؐ روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤید اور منور ہیں ۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے ۔ یہاں تک کہ آپؐ کا انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے ۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپؐ ہی کی اطاعت اور آپؐ ہی کی اتباع سے ملتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف و حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے ۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں شناخت کرو"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵ - ۱۹۶)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۱۱ اخاء ۱۳۶۰ ہش

# عجلت پسندی کے ہولناک خمیازہ سے بچنے کا طریق

قرآن مجید کی رُو سے ہم بعض انسانوں کی اس کمزوری پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ وہ جلدی حاصل ہونے والے فائدہ کی طرف لپکتے ہیں اور دیر میں حاصل ہونے والے فائدہ کو چنداں خاطر میں نہیں لاتے اس عجلت پسندی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اُخروی زندگی کی فلاح کو یکسر نظر انداز کر کے دنیوی زندگی کی زینتوں کے ایسے پیچھے پڑتے ہیں کہ بس انہی میں غرق ہو کر رہ جاتے ہیں۔ دنیا کی خاطر جان پیلنے کے نتیجہ میں بسا اوقات فانی دنیا کا فانی عیش و آرام تو انہیں مل جاتا ہے لیکن اخروی زندگی کے عذاب مقیم کی شکل میں انہیں اس کا ہولناک خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔

ایسے لوگ دنیا کی محبت میں گرفتار ہوئے اور آخرت کو فراموش کئے بغیر نہیں رہتے اور نتیجۃً خطا کاریوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جائز ناجائز اور حرام و حلال کی تمیز ان کی نگاہ میں اٹھ جاتی ہے اور اس طرح وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر سرکشی و طغیان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس عجلت پسندی اور دنیا کی محبت کو سیدنا حضرت اقدس نے ساری خطا کاریوں اور افعالِ بد کی جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکا کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا جس حالت میں عقلمند انسان کسی انسان کے دھوکے میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے، سوتے، جاگتے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و غم میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ کب قبروں میں رکھے جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵)

عجلت پسندی کی اس کمزوری اور اس کے ہولناک خمیازہ سے بچنے کا حضور نے یہ طریق بتایا ہے کہ اول انسان خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دل میں بٹھائے اور دوسرے یہ کہ دنیا کی بے ثباتی پر نظر کر کے آخرت سنوارنے کی فکر کرے۔ اسی سے انسان دنیا کے جلد حاصل ہونے والے عارضی اور بے حقیقت فائدہ کو آخرت کے دائمی اور حقیقی فائدہ پر ترجیح دینے کی لعنت سے بچ سکتا ہے چنانچہ حضرت اقدس پہلے خدا تعالیٰ کی عظمت دلوں میں بٹھانے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لئے اپنے کام میں کیسے چست و چالاک ہوتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہیئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے وہ چشم پوشی کرتا ہے وہ درگذر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا۔ پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اس کے پھلوں کا کیا حال ہوگا برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا ہے اور خود ان کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۶)

اسی طرح حضور عجلت پسندی کے نتیجہ میں اس کے ہولناک خمیازہ سے بچنے کے ضمن میں آخرت سنوارنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر بلا خداوند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۷)

خدا تعالیٰ کی عظمت دل میں کیسے پیدا ہو اور آخرت کی تیاری کی فکر کیونکر لاحق ہو اس کے لئے حضور اقدس نے آسمانی روح اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا اور دیگر صادقین و کاملین کی صحبت اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔

الغرض عجلت پسندی کَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (بنی اسرائیل آیت ۱۲) کی رو سے انسان کی بہت بڑی کمزوری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہی وہ آخرت کی فلاح کو فراموش کر کے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنتا ہے۔ اس کمزوری اور اس کے ہولناک خمیازہ سے بچنے کے طریقوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے عرفان اس کے خوف، آخرت کو سنوارنے کی فکر اور صحبتِ صادقین کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اسی کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس نے اپنے متبعین کو جو پہلے دوسرے انسانوں کی طرح رو بدنیا تھے رو بخدا کرنے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔

---

بلا تبصرہ

# "نادان دوستی"

مکرم ارشاد حقانی صاحب ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کے روزنامہ "جنگ" لاہور میں "بحث و نظر" کے زیر عنوان عالم اسلام کو درپیش فکری و نظریاتی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"بدقسمتی سے ہمارے ہاں ابھی خالص علمی جستجو، بے لاگ غور و فکر، مخلصانہ اور مدلل اختلاف رائے کا ماحول پیدا نہیں ہو سکا۔ کم و بیش دوسرے مسلمان ممالک کا حال بھی یہی ہے۔ ہم ابھی پوری طرح اس صلاحیت کا مظاہرہ نہیں کر پا رہے کہ علمی غیر جذباتی اور سائنٹیفک انداز میں مسائل پر غور کر سکیں اور جملہ رائج الوقت اقتصادی و سیاسی، معاشی و تہذیبی اقدار و نظریات کا غیر جانبدارانہ مطالعہ اور تجزیہ اسلام اور دور حاضر کے حوالہ سے کر سکیں۔ ہمارے ہاں نعرہ بازی کا دور دورہ ہے۔ ہم فتوے صادر کرنے میں بڑے تیز ہیں، ہم اپنے نظریات کے بارہ میں فوراً قطعیت اور حتمیت (FINALITY) کا دعوے کر دیتے ہیں اور مخلصانہ اختلاف رائے کو بھی گمراہی اور الحاد کا نام دینے سے گریز نہیں کرتے۔ عالم اسلام فکری انتشار، دریافت و جستجو اور تلاش کے جس مرحلہ سے دوچار ہے اس میں متذکرہ صدر رویہ اسلام کی خدمت کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ اس کی نادان دوستی کے ہم معنی ہے۔ اگر تمام کے تمام مسلمان ارباب حکومت اور اکثر احباب فکر و عمل بددیانت نہیں ہیں اور وہ دیانتداری سے تنقیح افکار کا کام کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو اس کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ یہ دور افکار و نظریات کا دور ہے۔ مخالف رائے کو سننے کا حوصلہ اور سمجھنے کی صلاحیت ہمارے اندر ہونی چاہیئے۔ صرف اس طرح ہم صحیح نتائج تک پہنچ سکیں گے۔ ورنہ ایک طرف کفر سازی ہوگی اور دوسری طرف خون کی وہی ہولی کھیلی جائے گی جو اس وقت ایران کے متحارب مکاتب فکر کھیل رہے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایفائے عہد اور اس کی اہمیت

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

## قرآن مجید

انسان جو قول و قرار کرتا ہے اور زبان سے کہتا ہے عمل کے لحاظ سے اس کا کرنا ازبس ضروری ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کا اس بارہ میں ارشاد بہت ضروری اور قابلِ عمل ہے جو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

(آل عمران آیت ۲)

یعنی اے ایماندارو! اپنے اقراروں کو پورا کرو

عقد گرہ کو بھی کہتے ہیں بالفاظ دیگر زبان سے قول و اقرار کر کے انسان اس کا پابند ہو جاتا ہے جس طرح قرضے کو ادا کرنے کے بغیر چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح منہ سے نکلی ہوئی بات جب تک پوری نہ ہو اس کی قدر و قیمت نہیں رہتی۔ اپنے الفاظ کو پورا کرنے سے انسان کا دل خود بخود تسلی پا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ۔ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل آیت ۳۵)

یعنی یتیم کے مال کو اچھی طرح استعمال کرو جس سے وہ ترقی کرے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اس کی ذمہ داری کو نبھانا چاہیئے اس ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

اگر کوئی کسی یتیم کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہے تو اسے پوری طرح ذمہ داری سے نبھانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس میں سہل انگاری سے کام لیتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ یہ یتیم کا مال ہے کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا اور اس طرح اس کے مال کو ضائع ہونے دیتا ہے تو یہ ناقابل برداشت ہے

## عہد کو توڑنے کا نتیجہ

جب کوئی شخص ایک ذمہ داری اٹھا کر اس کی ادائیگی میں لیت و لعل سے کام لیتا ہے اور اپنی ذمہ داری کا پاس نہیں کرتا تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے اس کی زبان اور الفاظ میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ زبان کچھ کہنے سے ڈرتی ہے اعضاء بھی ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عہد توڑنے کا اثر اس کے سارے اعضاء پر ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ دل کی کمزوری کی صورت میں نکلتا ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے۔

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطان نہ بنو اہلِ وفا ہو جاؤ

## مشرکوں سے بھی عہد شکنی نہ کرو

اسلام کی تعلیم اتنی دلربا ہے کہ پاس بیٹھنے والا بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ عہد شکنی کے لئے اس میں کوئی جواز نہیں کیونکہ تاکید یہی ہے کہ مشرکین سے بھی اگر عہد کرو تو اس کو بھی دل جمعی سے نبھانا چاہیئے۔ بے دین قومیں ہر جائز اور ناجائز طریق کو استعمال کر لیتی ہیں مگر اسلام ان بری عادات سے منع کرتا ہے اور سختی سے ان سے روکتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے

اِلَّا الَّذِیْنَ عَاھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ شَیْئًا وَّلَمْ یُظَاھِرُوْا عَلَیْکُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْھِمْ عَھْدَھُمْ اِلٰی مُدَّتِھِمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

(توبہ آیت ۴)

یعنی مشرکوں میں سے جن سے تم نے عہد کیا ہے۔ پھر انہوں نے تم سے (بالکل) عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کی مدد نہیں کی تم ان کے عہد کو ان (عہدوں) کی مدت تک نباہو اور ان کو ملک سے نہ نکالو) اللہ یقیناً متقیوں کو پسند کرتا ہے

## مشرک کو پناہ دو

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ

(توبہ آیت ۶)

یعنی مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اس کی امن کی جگہ پہنچا دے کیونکہ وہ ایسی قوم ہے جو حقیقت کو نہیں جانتی۔

پس اسلامی تعلیم نہایت پُرامن تعلیم ہے اس پر عمل کرنے سے دل کو ٹھنڈک ہوتی ہے اور دوسروں کو بتلانے سے قلبی راحت ملتی ہے جو اعتراضات کرتے اور ان کو پھیلاتے ہیں وہ بھی ان حقائق سے بخوبی واقف اور ہر معاملہ کی تہہ تک پہنچ چکے ہیں

## معاہدہ جانبین کی طرف سے ہوتا ہے

بعض قوموں نے اپنے عہد و پیمان خداوند کریم سے کئے کچھ دیر کے بعد ان پر عمل کرنے میں ڈھیلے پڑ گئے اور لاپرواہی ان پر طاری ہو گئی اور خذلان کا شکار ہو گئے تو ان کو بدلہ بھی وہی ملا جس کے وہ اہل تھے چنانچہ اس واقعہ کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے کہ۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ

(البقرہ آیت ۴۱)

اے بنی اسرائیل میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا ہوں اور تم نے جو میرے ساتھ عہد کیا تھا اس کو پورا کرو تب میں نے جو عہد تم سے کیا تھا اس کو پورا کروں گا اور مجھ سے ہی ڈرو پھر میں کہتا ہوں مجھ سے ڈرو

یعنی معاہدہ جو فریقین کو بااصول طور پر ایک جگہ پر مضبوطی سے باندھ رکھتا ہے یہ دونوں طرف سے ہوتا ہے اگر ایک جانب کے لوگ لاپرواہی کریں اور کسی گھمنڈ کی وجہ سے معاہدہ کی شرائط پر عمل نہ کریں تو دوسری جانب بھی لاپرواہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل نے اپنے عہد پر عمل کرنے سے تساہل سے کام لیا تو خداوند تعالیٰ نے بھی ان کی طرف سے توجہ پھیر لی۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ وہ قعرِ مذلت میں گرے پہلے خداوند تعالیٰ کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے لیکن اب وہ کبھی خداوندی رحمتوں کا مورد نہیں بنے اور نہ ہی بن سکتے ہیں۔

## میثاق اور عہد کو توڑنے والے

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۔ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ

(مائدہ ۶۱)

تو ان سے کہہ دے کہ کیا میں تمہیں ان لوگوں کا حال بتاؤں جن کا بدلہ اللہ کے نزدیک اس شخص سے بھی جسے تم ناپسند کرتے ہو بدتر ہے۔

وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جن پر اللہ نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور جن میں سے بعض کو اس نے بندر اور سؤر بنا دیا اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہے ان لوگوں کا ٹھکانہ بدتر ہے اور وہ سیدھے راستہ سے پرلے درجہ کے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کی آیت زیادہ واضح کرتی ہے فرمایا کہ

وَاِذَا جَآءُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْکُفْرِ وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ ۔

(مائدہ ع ۶۲)

اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر کے ہی عقیدہ کے ساتھ داخل ہوئے تھے اور پھر وہ اس عقیدہ کے ساتھ ہی نکل گئے تھے اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اسے اللہ سب سے بڑھ کر جانتا ہے۔

یہ سزا رسولوں کے خلاف شرارت کرنے کی وجہ سے ان کو ملی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمْ رُسُلًا ۔ کُلَّمَا جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَھْوٰٓی اَنْفُسُھُمْ فَرِیْقًا کَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۔

(مائدہ آیت ۷۱)

ہم نے یقیناً بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان کی طرف کئی رسول بھیجے تھے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول اس تعلیم کو لے کر آیا جسے ان کے دل پسند نہ کرتے تھے تو بعض کو انہوں نے جھٹلا دیا اور

بعض کو وہ قتل کرنا چاہتے ہیں۔

یہ وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے براہ راست انبیاء سے ان کی امتوں کے لئے لیا تھا جس پر ان کی امتیں قائم نہ رہ سکیں بلکہ انہوں نے ان کی مخالفت کی اور صریحاً خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی جس کی وجہ سے وہ مورد غضب الٰہی ہوئے۔

## احمدیت بھی ایک عہد ہے

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ نے ہم سے وہی عہد لئے ہیں جن کے ذریعہ دین حق ترقی کر سکتا ہے۔ ان کے ایفا میں کسل و غفلت سے کام لینا بھی اپنے عہد کو توڑنا ہے اور ایفا نہ کرنا ہے۔ پس ہم احمدی کس طرح اپنے عہد و پیمان سے اعراض کر سکتے ہیں اور کس طرح اپنے عہد کے کلمات کو نسیاً منسیاً کر سکتے ہیں ان عہدوں میں سے میں اس وقت ایک عہدوں کا مختصر ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ ہم بہر صورت دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہر معاملہ میں دین کو تقدم حاصل ہے اگر چندہ کا سوال ہے تو بھی دین مقدم ہے اگر والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کا سوال ہو تو بھی دین مقدم ہونا ضروری ہے اگر کاروبار اور تجارت کا سوال درپیش ہو تو بھی دین ہی مقدم ہونا چاہیئے اگر ملازمت کا سوال زیر غور ہو تو بھی خدا تعالیٰ ہی مقدم ہے اور اس کا دین ہی مقدم ہوگا۔ الغرض دنیا کا کوئی بھی اہم مسئلہ ہو اس میں دین کو تقدم حاصل ہے اگر کوئی دین کو دنیا کے ہر کام پر مقدم رکھتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس کو مقدم رکھے گا اور یہ بھی مانا ہوا اصول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ہستی کو ہر معاملہ میں مقدم رکھتا ہے تو وہ ہستی بھی ضرور اس کو مقدم رکھے گی اور اس کا اس سے رابطہ و تعلق دن بدن بڑھتا رہے گا اور جو کوئی رشتۂ محبت کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے یا مخالفت پر تل جاتا ہے تو اس کی خیر نہیں ہوتی اس کو زمین سے اس طرح نکال دیا جاتا ہے کہ گویا وہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

اسی عہد سے ملتا جلتا ایک اور عہد بھی ہر احمدی سے لیا گیا ہے اور وہ عہد یہ ہے کہ

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا"

پس جو احمدی اپنے اس عہد پر قائم ہے وہ یقیناً دنیا میں سرخرو ہوگا۔ اور اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اگرچہ اس راہ میں چلنا از حد مشکل ہوتا ہے مگر جب اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہو جاتی ہے تو بگڑتی ہوئی حالت صحیح اور درست ہو جاتی ہے اور مشکلات آرام کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ پس ہر ایک کو اپنا عہد و پیمان پورا کرنا چاہیئے اور جب تک یہ قول و قرار پورا نہ ہو جائے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ تاکہ زبان سے نکلی ہوئی بات من و عن پوری ہو اور اس کے ایفا میں کسی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔

الغرض جن قوموں یا جن افراد نے اپنے عہد و پیمان کو نبھایا اور اسے حتی الوسع پورا کرنے کی جد و جہد کی وہ انجام کار کامیاب ہو گئیں مگر جنہوں نے وعدہ خلافی کی وہ اچھے بھلے ہوتے ہوئے خستہ حال ہو گئے۔ ان حالات کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کی زبانی ان قوموں کی حرکات و اعمال اور کردار پر غور کر کے ہم کو بیدار ہونا چاہیئے کیونکہ ہم نے بیعت کر کے ان عہدوں کو دہرایا اور ان اعمال کو کرنے کی تربیت حاصل کی اس لئے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ اس قول و قرار پر پورے اتریں جو ہم نے اپنے خدا سے بیعت کے ذریعہ کیا ہے کہ

"دین اور دنیا کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"

## جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہے کہ دین کا فتح ہو خداوند تعالیٰ کے ہر ارشاد پر عمل ہو اور اس کو اپنایا جائے اور ان احکام پر عمل کرنا ایسا ہی یقینی بنایا جائے جیسے کوئی محتاج کھانا کھاتا ہو اسی ایمان کے ساتھ کہ دین حق

دنیا پر غالب آئے گا حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر خدام الاحمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"یہ مت خیال کرو کہ تمہاری عمر کم ہے یا تم کمزور ہو اگر تم یہ سمجھو کہ ہم خادم احمدیت ہیں .... تب بے شک تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی طاقت ملیگی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کے کتنے بلند ہوتے ہیں"

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ یقین کرے کہ ہم ہی وہ وجود ہیں جن سے خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ باوجود کمزوریوں کے کام لینا چاہتا ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر قربانی کرنا ضروری ہے اور ساتھ ساتھ اپنی عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں بھی بارگاہ ایزدی میں جاری رکھنا ازبس ضروری ہے۔

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلیل احمد صاحب مجاہد مرحوم کی یاد میں

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

خاکسار کی اہلیہ کے بڑے بھائی، برادرم ماسٹر چوہدری خلیل احمد صاحب مجاہد مرحوم اپنے سسر صاحب (جو ضلع لاہور میں رہتے تھے) کے متعلق یہ اطلاع ملنے پر کہ وہ شدید بیمار ہیں ان کی عیادت کی غرض سے مورخہ ۲۹/۱۱/۸۰ بروز ہفتہ صبح سویرے گوجرہ سے لاہور جانے کے لئے بذریعہ ٹرین روانہ ہوئے۔ فیصل آباد (لائل پور) کی طرف روانگی کے دوران ان کے سینے میں بائیں بازو کی طرف شدید درد شروع ہو گئی۔ جس کے باعث پکا ٹانا ریلوے اسٹیشن سے لوبہ ٹیک سنگھ کی طرف آنے والی ٹرین پر نیا ٹکٹ لے کر واپس گوجرہ آ گئے اور کسی کے سہارے اپنے گھر پہنچے پوچھا گیا کہ ڈاکٹر کو بلائیں۔ کہنے لگے کہ کوئی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں۔ پھر بیٹھے بیٹھے اچانک چارپائی پر گر گئے۔ ڈاکٹر کے آنے سے پہلے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسی روز رات کے ۱۰ بجے کے درمیان گوجرہ کے جماعت کے مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت عمر تقریباً چون ۵۴ سال تھی۔

خلیل بھائی مرحوم بزرگوارم ماسٹر چوہدری محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مرحوم (سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ) کے بڑے لڑکے تھے اور بڑی خوبیوں کے حامل تھے۔ نہایت خوش اخلاق و ملنسار تھے۔ مگر ساتھ ہی سادگی کا عنصر بڑا نمایاں تھا۔ تکلف نام کو نہیں تھا۔ احمدیت کے ساتھ عملی طور پر گہری وابستگی رکھتے تھے۔ پاکیزہ کردار کے حامل تھے۔ دینی و جماعتی مفاد کو سب چیزوں پر فوقیت دیتے تھے۔ ۲ رجون ۱۹۷۴ء کو آپ کے والد محترم اور اکتوبر کے آخر میں مجاہد صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ مرحوم پر مالی تنگی کا بھی بڑا نازک وقت آیا۔ مگر بڑے صابر و شاکر رہے۔ مومنانہ غیرت کا ثبوت دیا۔ اور احمدیت کی خاطر سب کچھ بڑی خوشی سے برداشت کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اندازاً دو تین سال گوجرہ کے اردگرد کی جماعتوں کے ناظم تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ و اطفال احمدیہ رہے اور اس فرض کو باقاعدگی و مستعدی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ جماعتوں کے سب افراد چھوٹے بڑے مرحوم کو بڑا مخلص اپنا خیر خواہ و ہمدرد سمجھتے تھے اور مرحوم سے بہت خوش تھے۔

بھائی جان خلیل احمد صاحب مرحوم کے دو لڑکے عزیزان وسیم احمد و جاوید احمد جو شادی شدہ ہیں۔ وہ حقیقی یتیم بھتیجوں پسران چوہدری ناصر احمد صاحب مرحوم (کی جو عین اپنے بچپن میں یتیم ہو گئے تھے اپنے بچوں کی طرح پرورش کی اور کفالت کا حق ادا کر دیا۔ ان میں سے ایک عزیز طاہر احمد کی شادی بھی کی۔ وہ اور عزیز جاوید احمد، اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ گویا مرحوم پوتوں والے ہو کر اللہ کو پیارے ہوئے مرحوم کے دیگر پسماندگان میں دو چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بہن بھائی آباد و شاد ہیں۔ مرحوم خلیل بھائی خاکسار کی لمبی بیماری کے دوران میں ہمارے ساتھ بڑی غیر معمولی ہمدردی رکھتے تھے۔ مرحوم نے اس عاجز کی بیماری کی شدت کے وقت بہت زیادہ خدمت کی تھی۔

جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور سب غمزدہ پسماندگان و عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز مرحوم کی اولاد کو احمدیت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے۔

(آمین ثم آمین)

## درخواست دعا

خاکسار کے تین بھائیوں عزیزان احسان محمد، فضل احمد، منور احمد اور خاکسار کے بڑے بیٹے منصور احمد کو چار یوم سے بخار آ رہا ہے اسی طرح ان کے بیمار ہونے سے سارے گھر میں بے چینی سی ہے احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو شفا کامل عطا فرمائے آمین۔

(نصیر محمد ملتانی کارکن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن زیمبیا

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ..... سابق مبلغ زیمبیا

۱۹۷۰ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سرزمین افریقہ کا پہلا دورہ کر کے یورپ سے ہوتے ہوئے۔ واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک سفر کے دوران آپ کی ملاقات زیمبیا کے ایک وزیر سے ہوئی۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ عنقریب ہم آپ کے وطن میں بھی مشن قائم کریں گے۔

چنانچہ ۱۹۷۱ء میں زیمبیا مشن کے قیام کا آغاز ہوا۔ اس کی تفصیلات سے قبل اسی ملک کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے ایسا ایک تعارف زیمبیا سے رسالہ تحریک جدید کے لئے ارسال کیا تھا جو اس کے جون اور اگست ۱۹۷۵ء کے شمارہ کے انگریزی حصہ میں شائع ہوا۔ خاکسار اسی کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔ لیکن بعض ترتیب کی تبدیلیوں۔ اور بعض اختصارات اور اضافوں کے ساتھ۔

جس طرح ایشیا میں ایک نیا نام پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پہلی مرتبہ ظہور میں آیا اسی طرح افریقہ کے نقشہ پر لفظ زیمبیا ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو پہلی مرتبہ ظاہر ہوا۔

اس سے قبل یہ خطۂ زمین جس کا رقبہ ۲۹۵۳۲۳ مربع میل اور آبادی ۴۰ لاکھ ہے (گویا ایک مربع میل پر اوسطاً ۱۴ نفوس) شمالی روڈیشیا (NORTHERN RHODESIA) کہلاتا تھا۔

آزادی سے قبل یہ ایک برطانوی نوآبادی تھا۔ اس کا نام روڈیشیا ایک برطانوی سرمایہ دار سیاستدان CECIL JOHN RHODES (۱۸۵۳ - ۱۹۸۲) کے نام پر تھا

اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر یہ شخص ۱۸۷۰ء میں سب سے پہلے جنوبی افریقہ پہنچا۔ یہاں اس نے کمبرلے (KIMBERLEY) کی ہیرے کی کانوں اور پھر ٹرانسوال (TRANSVAL) کی سونے کی کانوں کا ٹھیکہ لے کر خوب دولت سمیٹی اور ساتھ ہی دولتِ برطانیہ کی توسیع کے علمبردار کے طور پر نام پیدا کیا۔

۱۸۸۱ء میں یہ جنوبی افریقہ کی کیپ کالونی (CAPE COLONY) کی پارلیمنٹ میں شامل کر لیا گیا۔ اور ۱۸۸۴ء میں اس نے بوٹسوانا لینڈ (BECHUANA LAND) کے عریض ریگستانی علاقہ کو برطانوی علمداری میں لانے کا سہرا پایا اور ساتھ ہی اس کے شمالی میں ملحقہ ماٹا بیلے لینڈز (MATABELE LANDS) کی تمام کانوں کے حقوق کی اجارہ داری قائم کی اور اس کا نیا نام روڈیشیا رکھا۔ جس کی شمالی سرحد زیمبیزی دریا (ZAMBESI RIVER) تھا

بعد میں جب زیمبیزی دریا کے شمال میں تانبے کی کانوں پر بھی برطانوی علمداری قائم ہوئی تو اس کا نام شمالی روڈیشیا رکھا گیا اور دریا کے جنوب میں ماٹا بیلے لینڈز کا علاقہ جنوبی روڈیشیا کہلایا جو حال ہی میں آزاد ہو کر زمبابوے (ZIMBABWE) بن گیا ہے۔

اس کے بعد جلد ہی برطانوی سامراج مشرق کی طرف بڑھا اور زیمبیا اور جھیل نیاسا (NYASA) کے مغربی کنارے کی تقریباً سو میل چوڑی پٹی برطانوی نوآبادی نیاسا لینڈ (NYASA LAND) کہلائی۔ یہ علاقہ ۱۹۶۳ء میں آزاد ہو کر ملاوی (MALAWI) بن گیا۔

چونکہ جنوبی روڈیشیا جنوبی افریقہ کے ساتھ تجارتی روابط کے لحاظ سے زیادہ اہم۔ اور شمالی روڈیشیا کی نسبت خطِ استوا سے دوری کے باعث زیادہ ٹھنڈا اور خوشگوار تھا اس لئے برطانوی سفید فام یہاں آباد ہونا شروع ہوئے۔ انکی شمالی روڈیشیا سے گریز کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہاں ایک مکھی پائی جاتی تھی جسے ٹسٹس فلائی (TSE TSE FLY) کہتے ہیں۔ یہ پالتو جانوروں کے لئے مہلک ہونے کے علاوہ جس انسان کو کاٹتی تھی اس پر ایسی نیند طاری ہو جاتی کہ وہ اسی میں ابدی نیند سو جاتا۔

جنوبی روڈیشیا کو زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ بنانے کی طرف انگریزوں کا رجحان ایک طبعی امر تھا۔ اس کے لئے ان کی خواہش یہ تھی کہ شمالی روڈیشیا کی علیحدہ حیثیت ختم ہو جائے۔ تاکہ یہاں کی پیداوار (تانبا۔ تمباکو۔ مکئی اور مونگ پھلی وغیرہ) کو جو تینوں نوآبادیوں کی مجموعی پیداوار کا تقریباً ۸۰ فیصد تھی بآسانی اور بلا روک ٹوک جنوبی روڈیشیا کی طرف منتقل کیا جا سکے۔ ادھر تمام تر کارخانے جنوبی روڈیشیا میں ہی جاری کئے گئے تھے وہ چاہتے تھے کہ شمالی کے خام مال کو جنوب میں صنعتی پیداوار میں تبدیل کر کے شمالی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کو ہی اس کی منڈی بنایا جائے تا اس طرح جنوبی روڈیشیا کی دولت کو مزید فروغ حاصل ہو۔

چنانچہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد انہوں نے شمالی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کے سامنے ایک "بڑی اچھی اور معقول" تجویز رکھی کہ آپ چونکہ ترقی کے میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ لہذا تینوں نوآبادیات میں باہمی تعاون کو بڑھا کر آپ کو جنوب کی ترقی میں شریک کرنے کے لئے تینوں نوآبادیات کو ایک ہی فیڈریشن (FEDERATION) میں اکٹھا کر دیا جائے۔ یوں شمال والے بھی جنوب کے ساتھ ترقیاتی منصوبوں میں شریک ہو جائیں گے۔

شمالی کی شدید مخالفت کے باوجود اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ اور ۱۹۵۳ء میں تینوں نوآبادیات کی ایک فیڈریشن قائم کر دی گئی لیکن شمال کی شدید مخالفت۔ احتجاجوں اور ہنگاموں کے عروج کو پہنچنے پر ۱۹۶۳ء میں یہ وفاق توڑنا پڑا۔ ادھر آزادی کی مہم بھی اسقدر تیز ہوئی کہ ۱۹۶۳ء میں ہی نیاسالینڈ آزاد ہو کر ملاوی (MALAWI) بن گیا اور جھیل نیاسا جھیل ملاوی کہلائی اور پھر ۱۹۶۴ء میں شمالی روڈیشیا بھی زیمبیا بن کر آزاد ہو گیا۔

جنوبی روڈیشیا میں اگرچہ سفید فاموں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی تھی اور یہاں کا تمام تر اختیار اور اقتدار انہی کے ہاتھوں میں تھا لیکن سیاہ فام ابھی بڑی بھاری اکثریت میں تھے۔

جب شمالی والوں نے آزادی حاصل کر کے جمہوری طرز کا پارلیمنٹری نظام قائم کر لیا تو جنوب کے سفید فاموں میں بے چینی پھیل گئی کیونکہ یہاں جمہوری نظام قائم ہونے کی صورت میں لازماً سیاہ فاموں کو غلبہ حاصل ہونا تھا۔ مزید برآں "غلامی کا بدلہ" ایک بھیانک آفت کی طرح سفید فاموں کے سروں پر منڈلانے لگا۔

اس کا بروقت تدارک (غالباً انگریزوں ہی کے ایماء پر) اس طرح کیا گیا کہ سفید فاموں کے لیڈر اِیئن سمتھ (IAN SMITH) نے ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء کو یکطرفہ خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ حکومت برطانیہ نے ظاہراً یہ کہا کہ یہ اُن کی مرضی کے خلاف ہوا ہے لیکن اس کے خلاف کوئی عملی اقدام نہ کیا۔ سمتھ کے اس اقدام کو مختصراً UDI کہا جاتا تھا (یعنی UNILATERAL DECLARATION OF INDEPENDENCE)

جنوبی روڈیشیا (جو اب صرف روڈیشیا کہلانے لگا) کے سیاہ فاموں میں UDI کے خلاف فوری ردِ عمل ہوا اور انہوں نے سفید فام حکومت کے خلاف گوریلا جنگ چھیڑ دی۔ ادھر تنزانیہ زائر زیمبیا اور ملاوی نے سر جوڑ لئے اور روڈیشیا کے سیاہ فام باشندوں کی عملی پشت پناہی کا فیصلہ کرتے ہوئے اُن کو اسلحہ اور فوجی کمک بھیجنی شروع کر دی۔ ادھر جنوب مغرب میں بچوانالینڈ (BECHUNALAND) انگریزوں سے آزاد ہو کر بوٹسوانا (BOTSWANA) بن چکا تھا۔ اور مغرب میں انگولا اور مشرق میں موزنبیق نے پرتگال سے آزادی حاصل کر لی۔ ان سب نے اپنی سرحدیں روڈیشیا پر بند کر دیں یا اُن کو گوریلا جنگ کے محاذ میں تبدیل کر لیا اور اس کی کل سرحد کا ۴/۱ سے بھی کم حصہ جنوبی افریقہ کی طرف کھلا رہ گیا۔ جہاں سے جنوبی افریقہ نے اپنی فوجیں روڈیشیا کی مدد کے لئے بھجوا دیں۔ لیکن سخت عالمی دباؤ کی وجہ سے اُسے بالآخر اپنی فوجیں واپس بلانی پڑیں اور برطانیہ کو بھی مجبوراً اِیئن سمتھ کے مخالف ملکوں اور روڈیشیا کے سیاہ فاموں کا ساتھ دینا پڑا۔ لیکن روڈیشیا کے ان سیاہ فاموں کی پشت پناہی کی جنہوں نے سفید فاموں کے تحفظ اور حکومت میں ان کی نمائندگی کی ضمانت دی۔ نتیجتہً روڈیشیا آزاد ہو کر زمبابوے (ZIMBABWE) بن گیا۔

زمبابوے نام کے بارہ میں یہاں اسقدر بتانا کافی ہوگا کہ روڈیشیا کے جنوبی حصہ میں ایک مقام زمبابوے (یعنی شاہی گاؤں) تھا۔ یہاں پر اس خطہ کے سب سے زیادہ طاقتور قبیلہ مشونا (MASHONA) کی حکومت تھی۔ زمبابوے اس علاقہ کا صدر مقام تھا جہاں کی زمین میں جا بجا سونے کی کانیں تھیں۔

برطانوی راج قائم ہونے پر اس کا نام بدل کر فورٹ وکٹوریا (FORT VICTORIA) رکھ دیا گیا اور یوں لفظ زمبابوے نسیاً منسیاً ہو گیا اور اب صرف ایک گاؤں کا نام نہیں بلکہ سارے ملک کا نام بن کر زندہ ہو گیا ہے۔ (باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مختلف مقامات پر تربیتی اجلاس

## کوٹ نیناں

تین جماعتوں کوٹ نیناں، رامبڑہ اور جلالہ کی احمدی بہنوں کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تینوں جماعتوں کا ایک تربیتی حلقہ (حلقہ کوٹ نیناں) بنایا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مورخہ ۴ر ستمبر بروز جمعہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ حلقہ تحصیل شکرگڑھ، کنجروڑ کی تین ممبران کے ساتھ وہاں تشریف لے گئیں۔ خطبہ جمعہ خاکسار نے دیا۔ خطبہ "ہماری ذمہ داریاں" کے بارے میں دیا۔ نماز جمعہ کے بعد لجنہ کا اجلاس محترمہ صدر صاحبہ حلقہ تحصیل شکرگڑھ کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس کے آخر میں خاکسار نے "لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کا مقصد اور بدرسوم" کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے بعد خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ کے توسط سے کوٹ نیناں اور رامبڑہ میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم کروائیں۔ نیز حلقہ کوٹ نیناں اور صدران کوٹ نیناں و رامبڑہ کا تقرر کیا گیا۔ بعدہٗ مکرم نگران صاحب حلقہ انصار اللہ نے مختصر سے وقت میں مختصر سا تربیتی پیغام دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے دعا کروائی اجلاس میں کنجروڑ، کوٹ نیناں، شکرگڑھ شہر اور رامبڑہ سے احمدی خواتین کے علاوہ غیر از جماعت خواتین بھی شامل ہوئیں۔

## ہفتہ اصلاح وارشاد انصار اللہ

ہفتہ اصلاح وارشاد انصار اللہ ۷ تا ۱۶ر ستمبر منایا گیا۔ اس کے تحت مختلف تربیتی اجلاس ہوئے۔ جماعت احمدیہ کوٹ نیناں اور کنجروڑ میں نفلی روزہ رکھا گیا۔ اسی پروگرام کے دوران کنجروڑ کے طلباء سے حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔ اس عرصہ میں ۳۰ تا ۴۰ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ پانچ جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ بستان افغاناں میں ۱۱ر ستمبر کو تربیتی کلاس میں انصار اللہ کی طرف سے تین تقاریر ہوئیں۔

## کنجروڑ

۱۲ر ستمبر بعد نماز مغرب مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کنجروڑ کی زیر صدارت اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد رفیق صاحب بھٹی نگران حلقہ انصار اللہ نے مختصر طور پر ہفتہ اصلاح وارشاد منانے کی غرض بتلائی۔ آپ کے بعد خاکسار نے دو پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ ایک پہلو "تربیت کے طریق اور اہمیت" اور دوسرا پہلو بعض برائیوں کا تذکرہ از روئے قرآن کریم۔ آخر میں مکرم صدر صاحب کے کہنے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ اجلاس میں حاضری سو فیصد رہی۔

## قیام پور

اس سلسلے کا آخری پروگرام قیام پور تحصیل نارووال میں تھا۔ ۱۳ر ستمبر کو بعد نماز عشاء مکرم محمد انور صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم نگران صاحب حلقہ نے مختصر سا خطاب کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے احادیث نبویہ کی روشنی میں احباب کو بعض برائیوں سے بچنے اور خبردار رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں دعا کے ساتھ اس آخری اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مکرم نگران صاحب حلقہ اور دیگر معاونین حلقہ کو بیش از بیش کامیاب خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماوے۔

(حافظ ملک منور احمد احسان مربی سلسلہ مقیم کنجروڑ)

---

# ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

۱۔ مجلس انصار اللہ کے ناظمین ضلع کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس بات کی کوشش فرمائیں کہ اُن کے ضلع سے صفِ دوم کے زیادہ سے زیادہ انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔

۲۔ انصار سفر وفد کی شکل میں کریں اور ہر وفد کا امیر مقرر کیا جائے۔

۳۔ سائیکل سوار وفود مقامِ اجتماع میں آ کر مقررہ منتظم کو اپنے نام لکھوائیں گے اور وہیں سائیکل رکھنے کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(نائب صدر صفِ دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

# ہفتہ اصلاح وارشاد اور انصار اللہ

۱۔ ہفتہ اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ بنا کر رپورٹ جلد بھجوائیں۔

۲۔ انصار ہفتہ اصلاح وارشاد کے تین اہم پروگرام یاد رکھیں۔
۱۔ مجلس مذاکرہ۔ ۲۔ سلائیڈز لیکچرز۔ ۳۔ امام جماعت سے تعارف کے لئے وفود۔

۳۔ انصار ہفتہ اصلاح وارشاد کی تفصیلی رپورٹ ۲۰ر اکتوبر تک ضرور بھجوا دیں۔

(قائد اصلاح وارشاد)

---

# لجنہ اماء اللہ کے ضروری اعلانات

۱۔ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر ہونے والے مقابلہ معلومات دینیہ اور عامہ کے نصاب میں مطالعہ "الفضل" کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ اب صرف کشتی نوح، منہاج الطالبین اور معلومات عامہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ ممبرات نوٹ فرمالیں۔

۲۔ مقابلہ مقالہ نویسی میں شرکت کرنے والی ممبرات کا انٹرویو بھی لیا جائے گا۔ یہ انٹرویو مورخہ ۲۳ر اکتوبر بوقت دس بجے صبح لجنہ اماء اللہ کے ہال میں لیا جائے گا۔ انشاء اللہ تمام مقالہ نگار وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

۳۔ امتحان وظائف نصرت جہاں بیگم اور نواب مبارکہ بیگم اجتماع کے تیسرے روز صبح ۸ بجے تا ۱۱ بجے لجنہ ہال کی اوپر کی گیلری میں ہوگا۔ طالبات وقتِ مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

---

# سالانہ اجتماع اور ناصرات

ہر لجنہ سے لجنہ کے ساتھ سالانہ اجتماع پر ناصرات کی نمائندگی بھی بہت ضروری ہے۔ صدر صاحبہ لجنہ مقامی اپنی لجنہ سے ناصرات کی نمائندہ لانا نہ بھولیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

---

# دُعائے مغفرت

۱۔ میرے بہنوئی گزشتہ ماہ کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بچیاں اور دو بچے چھوڑے ہیں جو کہ ابھی کمسن ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے، اُس کے عزیز و اقارب کے علاوہ اہل وعیال کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مستقبل میں اُن کا حافظ و ناصر ہو۔

(امۃ الوحید اہلیہ محمود احمد جنجوعہ کھاریاں شہر)

۲۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ سید احمد صاحب مرحوم مورخہ ۲۲ر ستمبر بروز منگل بوقت ½۱۰ بجے صبح سروسز ہسپتال لاہور میں ۷۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ لاہور سے مریدکے لایا گیا جہاں پر بعد نماز مغرب خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر رات ۱۱ بجے ٹرک پر سوار ہو کر صبح ۴ بجے جنازہ ربوہ پہنچا جہاں پر مسجد مبارک میں بعد نماز فجر مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں ½۶ بجے تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔

متوفیہ مکرم قاضی خورشید عالم صاحب کی خوشدامن اور پھوپھی تھیں۔ آپ بڑی پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ بہت زیادہ ہمدرد اور ملنسار تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

(چوہدری صفدر نذیر جاوید۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مریدکے)

---

# اطفالِ احمدیہ سے ضروری گزارش

اطفال سے ہماری ضروری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنا مبارک اجتماع اسی صورت میں کامیاب کر سکتے ہیں کہ آپ منتظمین سے مثالی تعاون کریں، اسلامی آداب کا خیال رکھیں اور عمدہ اخلاق کا بہترین نمونہ دکھائیں اور نہایت غور اور نظم وضبط سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور بزرگانِ سلسلہ کی نصائح سنیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضلع سرگودھا میں جناب نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی کا دورہ

## ۱۔ چک ۴۶ شمالی میں خطبہ جمعہ اور تقسیم انعامات

چک ۴۶ شمالی میں ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء کو محترم نائب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مقامی تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں بعض غلط فہمیوں کا احسن طریق پر ازالہ فرمایا۔ جمعۃ المبارک کے بعد آپ نے مقامی اطفال الاحمدیہ کو انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ انعامات تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن کریم میں، حفظ اشعار اور سائیکل ریس میں اوّل، دوم، سوم آنے والے اطفال کو دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد آپ نے فرمایا کہ والدین کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا پوری طرح خیال رکھیں تاکہ ہماری آئندہ نسل صحیح رنگ میں تربیت اور تعلیم حاصل کرے اور اطفال، خدام اور انصار کو باہمی مسابقت فی الخیرات کی پُرزور تلقین فرمائی دعا کے بعد انعامات کی یہ تقریب ختم ہوئی۔

## ۲۔ چک ۱۱۶ جنوبی میں اجتماع

چک ۱۱۶ جنوبی میں نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی بعد نماز عصر تشریف لائے۔ یہاں پر بعد نماز عشاء جلسہ ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم حافظ نصیر احمد صاحب نے کی احباب یہ پڑھ کر بے حد خوش ہوں گے کہ مکرم حافظ نصیر احمد صاحب چک ۹۱ بھٹیاں میں رہتے ہیں اور آپ کو دو ماہ احمدیت کو قبول کئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر خاکسار محمد یونس خالد نے بعنوان "صداقت بانیٔ سلسلہ احمدیہ" کی اور دوسری تقریر محترم جناب سید احمد علی صاحب فاضل نے بعنوان "احمدیت دنیا کے کناروں تک" کی اس جلسہ میں بارہ سو ۱۲۰۰ مرد و زن نے شرکت کی جن میں سے جماعت کے افراد کی تعداد صرف پچاس تھی۔ باقی تعداد غیر از جماعت افراد کی تھی۔ یہ جلسہ اتنی کثیر تعداد کے لحاظ سے پہلی مرتبہ ہوا۔ تمام حاضرین نے جلسہ پوری توجہ اور انہماک سے سُنا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ قادر خدا یہاں احمدیت کے ثمار پیدا فرمائے۔ آمین۔

(محمد یونس خالد۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

# حلقہ کریم نگر فیصل آباد کا تربیتی پروگرام

احباب جماعت حلقہ کریم نگر فیصل آباد کی درخواست پر محترم مولوی محمد حسین صاحب مورخہ ۹/۸۱ تا ۹/۸۱ ۱۵ حلقہ کریم نگر فیصل آباد تشریف لائے۔ مورخہ ۹/۸۱ کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ کریم نگر فیصل آباد میں محترم مولوی صاحب نے اپنے دورہ کا پہلا خطاب فرما کر ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور اسی روز بعد نماز مغرب درس کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ مسجد میں اچھی حاضری رہی۔ روزانہ بعد نماز فجر درس اور بعد نماز مغرب حضرت اقدس کی روایات سے مولوی صاحب نے ہمیں محظوظ فرمایا اور ہمارے ایمان کو تازہ کیا۔ درس کے علاوہ ہر روز غیر احمدی احباب سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا جس میں کافی احباب نے شرکت کی۔ اپنے قیام کے دوران دو دفعہ لجنہ اماء اللہ کریم نگر فیصل آباد کے اجلاس سے محترم مولوی صاحب نے خطاب فرمایا اور اپنی قیمتی نصائح سے مستورات کو نوازا۔ اسی طرح ایک دن حلقہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں اُن کے حلقہ کے احباب کی خواہش پر خاکسار کے ساتھ تشریف لے جا کر احباب حلقہ کو قیمتی روایات سُنا کر اُن کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

(شیخ عبد القادر خادم صدر حلقہ کریم نگر فیصل آباد)

# دو روزہ سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع کوٹلی کا دو روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰، ۳۱ اگست بروز اتوار و سوموار مسجد احمدیہ کوٹلی میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کی تقریباً تمام مجالس نے شرکت کی پہلے اجلاس کی کارروائی مورخہ ۳۰/۸/۸۱ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ اجلاس کی صدارت محمد اکرم باجوہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی نے کی۔ تلاوتِ قرآن محمد رفیق ثاقب صاحب نے کی۔ عہد قائد صاحب ضلع مکرم عبد الرحمان صاحب نے دہرایا نظم لعل حسین صاحب نے پڑھی افتتاحی تقریر مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے کی۔ جس میں اجتماع کی غرض و غایت بیان کی گئی بعد ازاں مجالس اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات تلاوت۔ نظم۔ تقریر اور اذان ہوئے مقابلوں کے بعد شام کے کھانے کی تیاری اور مغرب و عشاء کی نماز کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ نو بجے رات دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مولوی امام دین صاحب صدر جماعت احمدیہ گوئی نے کی۔ تلاوت مبارک احمد صاحب خادم مجلس خلیل آباد نے کی نظم لعل حسین صاحب خادم مجلس کوٹلی نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب معلم وقفِ جدید بھابڑا ارم باڑی نے احمدیت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی بعد ازاں مکرم مولوی امام دین صاحب نے بھی اسی موضوع پر تقریر کی اس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز صبح نماز تہجد کے لئے ۳½ بجے تمام خدام و اطفال کو بیدار کیا۔ نماز تہجد باجماعت میں تمام خدام اور اطفال شامل ہوئے۔ اس اس کے بعد سوا چار بجے صبح کی نماز پڑھی گئی۔ نماز کے بعد درس قرآن مجید مولوی اللہ دتہ صاحب معلم وقفِ جدید گوئی نے دیا۔ بعد ازاں حدیث کا درس مکرم مربی صاحب نے دیا اس کے بعد قائدین و ناظمین ضلع کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں قائد صاحب نے ضلع کے قائدین و ناظمین کو کام تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نائب قائد صاحب ضلع میاں احسان الحق صاحب نے دورانِ سال مجالس کی کارگزاری کا جائزہ پیش کیا۔ اور قائدین کو کام تیز کرنے کی تلقین کی۔ ناظم اطفال ضلع نے اطفال الاحمدیہ کے متعلقہ امور کی طرف قائدین کو توجہ دلائی ناظم مال ضلع نے قائدین کو وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوانے کی تلقین کی میٹنگ میں یہ بات طے ہوئی کہ آئندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال کوٹلی شہر کی مجلس میں ہوگا۔

اس کے بعد مجالس خدام الاحمدیہ کے تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔

تیسرے اجلاس کی کارروائی ساڑھے سات بجے زیر صدارت محمد اکرم باجوہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی ہوئی۔ تلاوت محمد شفیع سعید معلم وقفِ جدید بھابڑہ ارم باڑی نے کی۔ عہد قائد صاحب نے دہرایا۔ نظم مولوی کرم دین صاحب معلم وقف جدید خلیل آباد نے پڑھی۔ اس کے بعد رفیق ثاقب نائب قائد ضلع حلقہ نمبر ۲ نے تقریر کی۔

اس کے بعد محمد اکرم باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی نے علمی مقابلوں میں کامیاب طلباء اطفال و خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اختتامی تقریر مربی صاحب نے کی۔ اس کے بعد دعا کرائی گئی۔ اس طرح ہمارا دوسرا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں صبح کا ناشتہ پیش کیا گیا۔ ناشتہ کے بعد تمام مجالس کے خدام و اطفال اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹے

(معتمد ضلع۔ مجالس خدام الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)


اپنی تمام تر پاکیزہ روایات کیساتھ

بمقام

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۳۰-۳۱ اخاء / اکتوبر ویکم نبوت / نومبر سالانہ جلسہ

منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام مجالس کی حاضری لازمی ہے (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اشد فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کچھ اسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آکر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی۔ الفضل میں بار بار اس کا اعلان کروایا مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لایا تو حضور نے نہایت افسوس اور غصہ کا اظہار فرمایا اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتیں تو تم پاکستان ٹائمز میں اشتہار دے دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آجائے۔ چنانچہ خاکسار نے پاکستان ٹائمز میں اشتہار دیا اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آکر کام کیا۔

اب پھر کچھ عرصہ سے وہ ہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے۔ ہسپتال کی مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہٰذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکزِ سلسلہ کے لئے جذبہ رکھتے ہیں وہ اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے صدر انجمن احمدیہ نے اپنے گریڈ بڑھا دیئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ ANAESTHETIST | ایک آسامی | ۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰ |
| ۲۔ سٹاف نرس | ۲ آسامیاں | ۷۰۰-۲۲-۵۹۰-۲۰-۳۹۰ |
| ۳۔ میل نرس (ملٹری کا ریلیز شدہ) | ۳ " | ۵۲۵-۱۴-۳۹۹-۱۲-۳۱۵ |
| ۴۔ ڈسپنسر | ۱ " | ۴۷۰-۱۲-۳۵۰-۱۰-۲۹۰ |
| ۵۔ سٹور کیپر جو میڈیسن سٹور کا کام جانتا ہو اور ملٹری کا ریلیز شدہ ہو | ایک آسامی | ۴۷۰-۱۲-۳۵۰-۱۰-۲۹۰ |
| ۶۔ ڈرائیور | ۲ آسامیاں | ۵۰۸-۱۴/۳۴۰-۱۲-۲۸۰ اس کے علاوہ ڈرائیور الاؤنس ۱۰۰/- روپے اور مہنگائی الاؤنس ۷۵/- روپے بھی ہوگا۔ |
| ۷۔ بیلدار | ۲ اسامیاں | ۳۷۰-۷/۲۶۵-۶-۲۳۵ اس کے علاوہ ۷۵/- روپے مہنگائی الاؤنس بھی ہوگا۔ |

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# صنعتی و معلوماتی نمائش

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ (منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۸۱ء) کے موقعہ پر ایک صنعتی و معلوماتی نمائش لگائی جارہی ہے۔ خدام سے التماس ہے کہ نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے خوبصورت اشیاء ماڈل وغیرہ بنا کر بھجوائیں۔ (منتظم صنعتی نمائش)

# ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا ستمبر کا شمارہ ۲۹ ستمبر کو حوالہ ڈاک کیا گیا تھا۔ امید ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر پاکستان کے تمام خریداروں کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ اگر کسی دوست کو نہ ملے تو اطلاع دیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ آپ جلسہ پر ربوہ تشریف لانے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ اگر آپ اپنا خریداری نمبر لکھ کر (اگر زبانی یاد نہ ہو) لے آئیں تو تجدید میں آسانی رہے گی۔ آپ کا وقت بھی بچے گا اور دفتر کا بھی۔ ممکن ہو تو ایک سال سے زیادہ کا چندہ ادا فرمائیں تا آپ کو بار بار ادائیگی کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔ جلسہ کی برکات میں اضافہ کے لئے اپنے دوستوں کے نام بھی پرچہ لگوائیں۔ گویا انہیں تحفہ کے طور پر سال بھر پرچہ مہیا کرنے کا انتظام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام کاموں میں برکت دے اور اپنی رضا سے آپ کو خوش وقت رکھے۔ آمین۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

# لجنہ و ناصرات لاہور کا سالانہ اجتماع

تمام ممبرات و عہدہ داران لجنہ اماء اللہ لاہور کی آگاہی کے لئے گذارش ہے کہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۸۱ء صبح نو بجے مسجد دارالذکر میں لجنہ لاہور کا اور مورخہ ۱۳ اکتوبر کو صبح نو بجے دارالذکر میں ہی ناصرات احمدیہ لاہور کے سالانہ اجتماع منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں شامل ہونا آپ سب کا فرض ہے۔ سو فیصدی حاضری کے لئے دونوں تنظیموں کی عہدہ داران ذمہ دار ہیں۔ اس موقعہ پر تقسیم انعامات و سندات بھی ہوگی۔ خورد و نوش کے لئے اسٹال بھی لگائے جارہے ہیں۔ وقت کی پابندی بھی لازمی ہے۔ امید ہے کہ دونوں دن بہنیں اور بچیاں اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے ہر دو اجتماع سے مستفید ہوں گی انشاء اللہ۔

(احمدی بیگم۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)


# خوشخبری

اہالیانِ کراچی کی سہولت کے پیش نظر آپ کے جانے پہچانے ادارے میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ فون ۵۲۱/۴۳۱ نے کراچی میں اپنا ایک ادارہ

"میسرز پراپرٹی ایڈز"

کے نام سے قائم کیا ہے جہاں انشاء اللہ ہر قسم کی جائیداد مثلاً فلیٹس، رہائشی و کمرشل پلاٹس۔ بنگلہ جات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کا کام کیا جائے گا۔ امید ہے کہ احباب حسبِ سابق اپنا تعاون جاری رکھیں گے۔

آپ کا مخلص

شریف احمد جاوید بھٹی

میسرز پراپرٹی ایڈز۔ ۲۵ کاسموس پلازہ فون دفتر ۹

سپر ہائی وے کراچی۔ فون رہائش ۴۳۱۷۲۸

# اکسیر رانی کھیت

۳-۴ مرغیوں کا علاج۔ فی شیشی ۲/۵۰

رانی کھیت روک

۷۵ مرغیوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم فی شیشی ۳/-

مزید تفصیلات کے لئے کیوریٹو پولٹری گائیڈ فری حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس ربوہ - فون ۶۰۷/۶۰۶

# چمپا کریم

چہرے کی خوبصورتی

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴